من عقائد محی السنة الامام احمد
بن حنبل رحمة الله علیه عن الصحابة (المتوفی ۲۴۱ھ)

مقام صحابہ

امام احمد بن حنبل کی نظر میں

مؤلف:
علامہ وقار رضا القادری المدنی
سلمہ الباری

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

من عقائد محی السنة الامام احمد
بن حنبل رحمة الله علیه عن الصحابة (المتوفی ۲۴۱ھ)

مقام صحابہ

امام احمد بن حنبل کی نظر میں



مؤلف:
علامہ وقار رضا القادری المدنی
سلمہ الباری

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ، رحمت والا ہے۔

مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں

از قلم : علامہ وقار رضا القادری المدنی سلمہ البارى
زبان : اردو
موضوع : عقائد اہل سنت
ناشر : صابیا ورچوئل پبلی کیشن
ڈیزائننگ : پیور سنی گرافکس
سَنہ اشاعت : ذوالحجہ 1443ھ (جولائی 2022)
صفحات : 28
قیمت : ---

Sabiya Virtual Publication
Powered by Abde Mustafa Official

Contact : +919102520764 (WhatsApp)
Mail : abdemustafa78692@gmail.com

CONTENTS

تعارف امام احمد بن حنبل

حدیث اور فقہ کے امام عابد و زاہد اقلیم ابتلاء کے شہنشاہ، حرمت قرآن کے پاسبان یہ ہیں، وہ عظیم شخصیت جنھیں دنیا امام احمد بن حنبل کے نام سے پکارتی ہے۔ علم حدیث میں ان کا بڑا فیضان ہے۔ بخاری، مسلم اور ابو داؤد جیسے ائمہ حدیث ان کے شاگرد تھے۔ یزید بن ہارون ان کی تعظیم کرتے تھے۔ امام شافعی اور امام عبدالرزاق ان کے علم وفضل پر تحسین اور ان کے عزم واستقلال پر آفرین کہتے تھے۔ عباس عنبری نے کہا: وہ حجت ہیں۔ ابن مدینی نے کہا: وہ احفظ ہیں اور قتیبہ نے کہا: وہ دنیائے علم کے امام ہیں۔

ولادت اور نام ونسب:

آپ کا پورا نام اس طرح ہے: امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل بن ہلال بن اسد اللہ الذہلی الشیبانی المروزی البغدادی۔ آپ ماہ ربیع الاول 164ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔

(امام ابو عبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی 747ھ تذکرۃ الحفاظ، 2ج، ص 431)

ابتدائی حالات

ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے فن حدیث کی طرف توجہ کی اور پندرہ سال کی عمر میں احادیث کا سماع کرنے کے لیے 179ھ میں سب سے پہلے بغداد کے مشہور شیخ ہیثم کی خدمت میں چلے گئے۔ اسی سال عبداللہ بن مبارک بغداد میں تشریف لائے۔ امام احمد کو اس کا علم ہوا تو ان کی مجلس میں پہنچے معلوم ہوا کہ وہ "طرطوس" چلے گئے اور دو سال بعد ان کا وہیں انتقال ہو گیا۔

(حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی، حلیۃ الاولیاء ج9، ص 162)

ہیثم کی وفات کے بعد امام احمد نے بغداد کے علاوہ دوسرے شہروں کا رخ کیا اور مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، کوفہ، بصرہ، شام، یمن اور جزیرہ کے مشائخ وقت سے سماع حدیث کیا۔

(ملا علی قاری ہروی، متوفی 1014ھ، مرقات، ج 1، ص 22)

اساتذہ

حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام بن حنبل کے جن اساتذہ کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہیں: بشر بن مفضل اسماعیل بن علیہ سفیان بن عیینہ جریر بن عبدالمجید یحیی بن سعید القطان ابوداؤد وطیالسی عبداللہ بن نمیر عبدالرزاق، علی بن عیاش حمصی، امام شافعی معتمر بن سلیمان۔

(حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی 852ھ، تہذیب التہذیب، ج9، ص72)

اور علامہ ذہبی نے ان کے علاوہ ہیثم ابراہیم بن سعد عبادہ بن عباد اور یحییٰ بن ابی زائرہ کا بھی ذکر کیا ہے۔

(امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی 747ھ، تذکرۃ الحفاظ، ج2، ص 431)

تلامذہ

امام احمد بن حنبل کو درس و تدریس میں کئی بار مشکلات اٹھانی پڑیں۔

مامون رشید کے عہد میں جبراً آپ کو افتاء اور تدریس سے روک دیا گیا۔ لیکن کسی دور میں بھی قید و بند کی صعوبتیں اور جبر واستبداد کی زنجیریں میدان تدریس میں آپ کا راستہ نہ روک سکیں اور علم حدیث میں آپ کا فیضان سیل رواں کی مانند بڑھتا چلا گیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی آپ کے تلامذہ کی فہرست میں ان مشہور زمانہ محدثین کا ذکر کرتے ہیں: امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد اسود بن عامر شاذان اور ابن مہدی۔ امام احمد کے اساتذہ میں سے امام شافعی ابوالولید عبدالرزاق وکیع، یحیی بن آدم اور یزید بن ہارون سے آپ نے سماع کیا۔ اور آپ کے زمانہ کے اکابرین میں سے قتیبہ داؤد بن عمرو خلف بن ہشام نے آپ سے سماع کیا ہے اور معاصرین میں سے احمد بن ابی حواری یحیی بن معین علی بن مدینی حسین بن منصور زیاد بن ایوب رحیم ابوقدا۔ہ مرسی محمد بن رافع اور محمد بن یحیی بن ابی سمینہ نے آپ سے سماع حدیث کیا اور عام تلامذہ میں سے آپ کے دو صاحبزادے عبداللہ اور صالح اور ان کے علاوہ ابوبکر اثرم حرب کرمانی، بقی بن مخلد، حنبل بن اسحاق شاہین بن سمیدع میمونی اور ان کے علاوہ بے شمار لوگوں نے سماع کیا۔

(حافظ ابن حجر عسقلانی، متوفی 852ھ، تہذیب التہذیب، ج9ص72)

کلمات الثناء

امام احمد بن حنبل کے علم و فضل، زہد و تقویٰ اور ابتلاء اور امتحان میں ان کی استقامت پر ان کے زمانہ کے اکابر معاصرین اور معتقدین نے بے پناہ خراج تحسین پیش کیا ہے۔ حافظ ابو نعیم نے ان تمام کلمات کو اپنی مکمل سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ہم ان میں سے بعض کلمات کو حذف اسانید کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔

امام ابو داؤد سجستانی فرماتے ہیں: میں نے دو سو ماہرین علم سے استفادہ کیا۔ لیکن ان میں امام احمد بن حنبل کی مثل کوئی نہ تھا، وہ کبھی عام دنیاوی کلام نہیں کرتے تھے، جب گفتگو کرتے تو موضوع سخن کوئی علمی مسئلہ ہوتا۔ اسی طرح حافظ ابو زرعہ بھی کہتے تھے کہ امام احمد علم و فن میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔

(حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ، متوفی 430ھ، حلیۃ الاولیاء، ج9، ص461)

سعید بن خلیل کہتے تھے کہ اگر امام احمد بن حنبل بنی اسرائیل میں ہوتے تو بلا شبہ ایک معجزہ کہلاتے اور ابوالعباس احمد بن ابراہیم کہتے تھے کہ جس طرح حضرت ابو بکر صدیق کے بعد کے تمام مسلمانوں کی نیکیاں حضرت ابو بکر کے میزان میں ہیں اسی طرح امام احمد بن حنبل کے بعد کے تمام لوگوں کا علم و عمل امام احمد کے میزان میں ہے۔

(حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ، متوفی 430ھ، حلیۃ الاولیاء، ج9، ص166)

قتیبہ بن سعید کہتے تھے کہ اگر امام احمد بن حنبل، امام مالک، سفیان ثوری اور اوزراعی کے زمانہ میں ہوتے تو علم و فضل میں ان پر مقدم ہوتے۔ نیز وہ کہتے تھے: اگر امام احمد نہ ہوتے تو دنیا سے تقویٰ اٹھ جاتا۔

(حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ متوفی 430ھ حلیۃ الاولیاء، ج9، ص168)

اور اسحاق بن راہویہ کہتے تھے کہ اگر اسلام کی خاطر امام احمد بن حنبل کی قربانیاں نہ ہوتیں تو آج ہمارے سینوں میں اسلام نہ ہوتا۔

(حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ متوفی 430ھ حلیۃ الاولیاء، ج9 ص171)

ابو عبداللہ سجستانی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا، پوچھا: حضور! اس زمانہ میں ہم کس کی اقتداء کریں؟ فرمایا: احمد بن حنبل کی۔

(حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ متوفی 430ھ حلیۃ الاولیاء، ج9، ص193)

زہد و تقویٰ

امام احمد بن حنبل فقر و فاقہ میں استغناء کی شان رکھتے تھے ایک مرتبہ کھانے کے لیے کچھ نہ تھا۔ مجبور ہو کر اپنی نعلین گروی رکھ کر روٹیاں خریدیں۔ امام عبد الرزاق کو پتہ چلا تو انھوں نے آپ کو رقم مہیا کی۔ لیکن آپ کے غیور ضمیر نے ان سے کچھ لینا گوارا نہیں کیا اور خود محنت و مشقت کر کے اپنی ضروریات پوری کی۔

(حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ متوفی 430ھ حلیۃ الاولیاء ج9ص175)

حسن بن عبدالعزیز کو ایک لاکھ دینار وراثت سے ملے، اس نے ان میں سے تین ہزار دینار آپ کی خدمت میں پیش کیے اور عرض کیا کہ یہ مال حلال ہے آپ اس سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے عیال پر خرچ کریں۔ لیکن آپ نے یہ کہہ کر وہ دینار واپس کر دیے کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔

(حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ متوفی 430ھ حلیۃ الاولیاء، ج9ص175)

علمی اور نظری مصروفیات کے باوجود امام احمد عبادات میں قدم راسخ رکھتے تھے۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ آپ دن اور رات میں تین سو نوافل پڑھا کرتے تھے اور جب آپ کی عمر چھپن سال کو پہنچی تو آپ "مسئلہ خلق قرآن" کے امتحان میں مبتلا ہو گئے۔ آپ کے جسم پر کوڑے مارے جاتے تھے۔ لیکن آپ اس حال میں بھی روزانہ ڈیڑھ سو نوافل پڑھا کرتے تھے۔

(حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ متوفی 430ھ، حلیۃ الاولیاء، ج9، ص171)

عبداللہ بن احمد یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ آپ راتوں کو نوافل میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور سات راتوں میں ایک قرآن مجید ختم کر لیتے تھے۔ نیز وہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو امام احمد بن حنبل کی تلاش ہوتی تو وہ یا اس کو مسجد میں ملتے یا نماز جنازہ میں یا کسی مریض کے ہاں عیادت میں۔

(حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ متوفی 430ھ، حلیۃ الاولیاء، ج9، ص174)

محبت رسول

حضور ﷺ کی محبت جزو ایمان ہے اگر کسی انسان کا دل حضور کی نفس محبت سے خالی ہو تو اس میں نفس ایمان نہیں ہوتا۔ اور اگر کمال محبت سے خالی ہو تو اس میں کامل ایمان نہیں ہوتا۔ امام احمد بن حنبل کا دل محبت رسول سے معمور اور دماغ خوشبوئے رسالت سے مہکتا رہتا تھا۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ امام احمد کے پاس حضور ﷺ کا ایک موئے مبارک تھا وہ اس مقدس بال کو اپنے ہونٹوں پر رکھ کر بوسہ دیتے کبھی آنکھوں سے لگاتے اور جب کبھی بیمار ہوئے، تو اس بال کو پانی میں ڈال کر اس کا غسالہ پیتے اور شفاء حاصل کرتے۔

(حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ متوفی 430ھ حلیۃ الاولیاء، ج9، ص183)

تواضع

امام احمد بارگاہ الٰہی میں مقبول اور بے حد مستجاب الدعوات تھے۔ لوگ کثرت کے ساتھ ان کی خدمت میں دعا کے لیے حاضر ہوتے۔ لیکن وہ خوش اسلوبی سے ان کو ٹال دیا کرتے۔ علی بن ابی حرارۃ بیان کرتے ہیں کہ ان کی ماں اپاہج تھی، چل نہیں سکتی تھی۔ وہ دعا کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا کون ہے؟ بتایا: میں فلاں ہوں۔ پوچھا: کیا کام ہے؟ بتلایا کہ میری ماں اپاہج ہے ہر وقت بیٹھی رہتی ہے چلنے پھرنے سے معذور ہے اس کے لیے دعا کیجیے آپ یہ سن کر ناراض ہوئے اور فرمایا: تمھاری ماں سے زیادہ ہم خود دعا کے محتاج ہیں، ان سے کہو وہ خود ہمارے لیے دعا کریں۔ جب علی واپس گھر پہنچے تو دیکھا کہ ان کی والدہ گھر میں ٹھیک ٹھاک چل پھر رہی تھیں۔

(حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ متوفی 430ھ، حلیۃ الاولیاء، ج9، ص171)

امام احمد اور فتنہ خلق القرآن

212ھ ائمہ مسلمین اور مقتدایان قوم کے لیے انتہائی صبر آزما سال تھا۔ اسی سال عباسی خلفاء کے ایک خلیفہ مامون رشید نے "خلق قرآن" کے مکروہ عقیدہ کا اظہار کیا اور علمائے معتزلہ کی معاونت سے

اس عقیدہ کو پھیلاتا رہا۔ 217ھ میں اس نے بغداد میں اپنے نائب اسحاق بن ابراہیم معتزلہ کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: "انا جعلناہ قرآنا عربیا" اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے "قرآن" کو مجعول قرار دیا اور جو مجعول ہو وہ مخلوق ہے۔ لہٰذا جو شخص قرآن کا عقیدہ رکھتا ہے اس کا عقیدہ "قرآن مجید" کی نص صریح کا انکار ہے تم بغداد کے تمام علما اور مقتدر لوگوں کو جمع کرو اور ان پر یہ عقیدہ پیش کرو۔ جو مان لے اس کو امان دو اور جو نہ مانے ان کے جوابات لکھ کر مجھے بھیج دو۔ بہت سے سرکردہ لوگ اس فتنہ میں مبتلا ہوگئے اور کتنے ہی لوگوں نے جان بچانے کی خاطر خلق قرآن کا عقیدہ قبول کر لیا۔ امام احمد حنبل سے جب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: میں اس کے سوا اور کچھ نہیں کہتا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ قاضی اسحاق بن ابراہیم نے یہ جواب مامون رشید کو لکھ بھیجا۔ مامون رشید نے جواب میں لکھا: جو شخص عقیدۂ خلق قرآن سے موافقت نہ کرے اس کو درس اور افتاء سے روک دو۔ کچھ عرصہ بعد مامون رشید نے قاضی بغداد کو لکھا جو لوگ عقیدہ خلق قرآن سے موافقت نہ کریں ان کو قید کر کے فوج کے حوالے کر دو۔ اگر "خلق قرآن" کا اقرار کر لیں تو ٹھیک ورنہ ان کو قتل کر دیا جائے۔ اس دھمکی سے مرعوب ہو کر احمد بن حنبل، محمد بن نوح اور قواریری کے سوا بغداد کے تمام علماء نے "خلق قرآن" کا اقرار کر لیا۔ قاضی کے حکم سے امام احمد وغیرہ کو قید کر کے مامون کی طرف بھجوا دیا گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ مامون ان مردان خدا پر تلوار اٹھاتا سیف قضاء نے خود اس کا کام تمام کر دیا۔

(حافظ جلال الدین سیوطی متوفی 911ھ، تاریخ الخلفاء)

امام احمد کے شاگرد احمد بن غسان کہتے ہیں کہ خلیفہ کے حکم پر مجھے اور امام احمد بن حنبل کو گرفتار کر کے اس کے پاس لے جایا جا رہا تھا راستہ میں امام احمد بن حنبل کو یہ خبر پہنچی کہ خلیفہ مامون رشید نے قسم کھائی ہے کہ اگر احمد بن حنبل نے خلق قرآن کا قول نہ کیا تو وہ ان کو اور ان کے شاگرد کو مار مار کر ہلاک کر دے گا۔ اس وقت امام احمد نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا: اے اللہ! آج اس فاجر کو یہاں تک جرأت ہوگئی ہے کہ یہ تیرے اولیاء کو للکارتا ہے۔ اگر تیرا قرآن غیر مخلوق ہے تو ہم سے اس مشقت کو دور فرما"۔ ابھی رات کا ایک تہائی حصہ گزرا تھا کہ سپاہی دوڑتے ہوئے آئے اور کہا: اے ابو عبداللہ! تم واقعی

سچے ہو اور "قرآن" غیر مخلوق ہے قسم بخدا! خلیفہ ہلاک ہو گیا۔

(حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ متوفی 430ھ، حلیۃ الاولیاء، ج9، ص195)

218ھ میں مامون رشید ہلاک ہوا اور اس کا بھائی معتصم باللہ بن ہارون رشید تخت حکومت پر قابض ہوا۔ مامون کی طرح معتصم بھی اعتزال کا حامی تھا اس نے حکومت سنبھالنے کے بعد عقید و اعتزال کی ترویج شروع کی۔ پہلے مختلف حیلوں سے امام احمد کو اعتزال کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ بالآخر 220ھ میں اس نے امام احمد بن حنبل کو دربار خلافت میں طلب کیا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب امام احمد کی عمر 56 سال کی ہو چکی تھی شباب رخصت ہو چکا تھا اور ان کا جسم بڑھاپے کی سرحد میں داخل اور نحیف و نزار تھا۔ لیکن اعصاب فولاد کی طرح مضبوط اور قوت ارادی چٹان سے کہیں زیادہ راسخ تھی۔

خلیفہ کے سامنے ایک طویل مناظرہ ہوا۔ امام احمد کا بنیادی نکتہ یہ تھا کہ قرآن کلام اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اگر یہ حادث ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی ذات محل حوادث بن جائے گی اور یہ

محال ہے۔ خلیفہ سے امام احمد کی اس دلیل کا کوئی جواب نہ بن سکا۔ بالآخر معتزلہ قاضی اور اس کے حواری معتزلہ علماء نے کہا کہ ہم فتویٰ دیتے ہیں کہ اس شخص کا خون آپ پر مباح ہے۔ آپ اس کو قتل کر دیں خلیفہ نے جلاد کو بلایا اور اس سے کہا کہ احمد بن حنبل کے جسم پر کوڑے مارو۔ ایک جلاد جب کوڑے مارتے مارتے شل ہو جاتا تو دوسرا جلاد آجاتا اس طرح بار بار جلاد بدلتے رہے اور امام احمد بن حنبل صبر و استقامت سے کوڑے کھاتے رہے۔

آپ کی تصانیف

امام احمد بن حنبل کی مشہور و معروف تالیف آپ کی "مسند" ہے جس کو آپ نے بیاض کی صورت میں جمع فرمایا تھا اور اس کی با قاعدہ ترتیب کے لیے آپ کو مہلت نہ ملی۔ آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ اور اس "مسند احمد" کے راوی حضرت ابو بکر قطیعی نے اس میں کچھ زیادات کیے اور پھر اس کی ترتیب کی خدمت حضرت عبداللہ مذکور نے سرانجام دی۔ یہ "مسند" اٹھارہ

مسندوں کا مجموعہ ہے جس میں کل چالیس ہزار اور بہ حذف مکرر تیس ہزار احادیث ہیں جن کو امام احمد نے ساڑھے سات لاکھ اور بہ قول حضرت ابوزرعہ دس لاکھ احادیث سے منتخب فرمایا۔ کیونکہ امام احمد ایک عظیم حافظ الحدیث تھے جن کو دس لاکھ تک احادیث زبانی یاد تھیں۔

(جدید نمبرنگ کے مطابق "مسند احمد" (مطبوعہ عالم الکتب) میں 28199 (مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ) میں 27519 (مطبوعہ دار الکتب العلمیہ) میں: 27716 احادیث ہیں)

اس مسند کے متعلق امام احمد نے خود فرمایا ہے کہ اس کتاب کو معیار اور مرجع قرار دیا جائے اور جو حدیث اس میں نہ ہو اس کو غیر معتبر سمجھا جائے۔ آپ کے اس ارشاد کی تشریح شاہ عبدالعزیز صاحب نے بستان المحدثین میں یوں فرمائی ہے کہ ان (غیر معتبر احادیث) سے وہ احادیث مراد ہیں جو شہرت یا متواتر معنی کے درجہ کو نہ پہنچی ہوں اور نہ ایسی بہت سی احادیث صحیحہ مشہور ہیں جو اس مسند میں نہیں ہیں۔ امام احمد بن حنبل کی اس "مسند" کو بعض محدثین اصفحان نے فقہی ابواب پر بھی مرتب فرمایا مگر افسوس کہ وہ شائع نہ ہو سکا۔ البتہ اب مصر سے الفتح الربانی کے نام سے فقہی ابواب اور حواشی کے ساتھ غالبًا جو بیس جلدوں میں ہے شائع ہو چکا ہے۔ آپ کی دیگر تصانیف یہ ہیں: کتاب الزہد، الناسخ والمنسوخ، المنسلک الکبیر، المنسلک الصغیر، حدیث شعبہ، فضائل الصحابہ مناقب الصدیق والحسنین، التاریخ، کتاب الاشربہ کے علاوہ ایک مبسوط تفسیر بھی آپ نے تالیف فرمائی ہے۔

وصال

فتنہ قرآن میں مبتلا ہونے کے بعد اکیس سال امام احمد زندہ رہے اور خلق خدا کو فیض پہنچاتے رہے۔ کوڑے کھانے سے جو اذیت اور تکلیف آپ کو پہنچی تھی وہ آخر عمر تک باقی رہی۔ لیکن آپ پھر بھی عبادت و ریاضت پر مستقیم اور درس و تدریس میں ہمہ تن مصروف رہے۔ بالآخر 77 سال کی عمر گزار کر معتصم باللہ کے بیٹے واثق باللہ کے عہد میں 241ھ میں آپ نے جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

(ملا علی قاری ہروی متوفی 1014ھ، مرقات، ج 1، ص 22)

بشارات

امام احمد بن حنبل نے جس طرح خدمت دین انجام دی اور امتحان میں صبر واستقامت سے کام لیا اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں بے حد انعام واکرام سے نوازا حشیش بن ورد کہتے ہیں کہ میں خواب میں حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی زیارت سے مشرف ہوا میں نے پوچھا حضور! احمد بن حنبل کا کیا حال ہے؟ فرمایا عنقریب حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لاتے ہیں ان سے پوچھنا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تو میں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! احمد بن حنبل کا کیا حال ہے؟ فرمایا: انہیں عیش و راحت اور تنگی و تکلیف میں مبتلا کیا گیا لیکن ہر حال میں ان کو وصدیق پایا گیا۔ پس ان کو صدیقین کے ساتھ لاحق کر دیا گیا۔

(حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ متوفی 430ھ، حلیۃ الاولیاء، ج9، ص189)

مروزی کہتے ہیں: میں نے وصال کے بعد امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا انھوں نے سبز رنگ کے دو حلّے پہنے ہوئے تھے اور پیروں میں چھکتے ہوئے سونے کی دو نعلین تھیں جن کے تسمے سبز زمرد کے تھے اور سر پر جواہر سے مرصع ایک تاج تھا اور وہ بڑے ناز سے چل رہے تھے میں نے پوچھا: اے ابو عبداللہ! یہ کیسی چال ہے؟ فرمایا: جنت کے خدام کی چال ہے۔ پھر میں نے پوچھا: اے اللہ کے حبیب! یہ آپ کے سر پر تاج کیسا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا مجھے اپنی جنت میں داخل کر لیا میرے سر پر تاج رکھا اور اپنا دیدار مجھ پر مباح کر دیا اور فرمایا: اے احمد یہ تیرے "القرآن کلام اللہ غیر مخلوق" کہنے کا صلہ ہے۔

(حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ متوفی 430ھ حلیۃ الاولیاء، ج9، 189)

یہ مضمون علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ کی تذکرۃ المحدثین سے ماخوذ ہے۔ اسے یہاں نقل کرنے میں ہماری مدد کرنے کے لیے ہم جناب دلبر راہی اصدقی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

من عقائد محی السنۃ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ عن الصحابۃ (المتوفی ۲۴۱ھ)

﴿پہلا حصہ﴾

مجتہد مطلق قوام السنۃ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی ذات عام و خواص سب میں مقبول ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ لاکھوں حنابلہ کے پیشوا اور مرتبہ اجتھاد پر فائز تھے آج فقہ حنبلی آپ ہی سے منسوب ہے آپ کی فقہ کے لیے خدمات اپنی جگہ اہمیت کی حامل ہیں لیکن عقائد مذھب اہلسنت کے تحفظ کے لیے آپکی قربانیاں کسی سے مخفی نہیں ہیں ذیل میں ہم انکے عقائد کو انہی سے بیان کرتے ہیں۔

٭ معصوم صرف انبیاء ہیں ٭

اہلسنت و الجماعت کا بنیادی عقیدہ ہے کہ انبیاء اور فرشتوں کے علاوہ کوئی معصوم نہیں ہے انکے علاوہ کسی کو معصوم ماننا گمراہی ہے انکے علاوہ مقدس شخصیات محفوظ عن الخطاء ہیں مگر ان سے خطاء ہو جانا انکے منافی شان نہیں ہے۔

چنانچہ امام خلال رحمۃ اللہ علیہ امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

"رسول کریم ﷺ اور ان سے قبل انبیاء کے علاوہ کوئی معصوم نہیں ہے بقیہ ساری امت سے خطاء کا صدور ممکن ہے" (العقیدۃ روایۃ ابی بکر الخلال ص ۱۲۳)

٭ صحابہ سب عادل ہیں ٭

اہل سنت کا بنیادی نظریہ ہے اور جو دین کا اساس ہے کہ سب صحابہ عادل ہیں انکی عدالت پر کسی قسم کوئی طعن نہیں ہو سکتا ہے چاہے وہ صغار صحابہ ہوں یا کبار صحابہ ہوں سب اہل خیر ہیں چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عبد الخالق, قال: حدثنا أبو بكر المروذي, قال: قيل لأبي عبد الله أحمد بن حنبل ونحن بالعسكر, وقد جاء بعض رُسل الخليقة فقال: يا أبا عبد الله, ما تقول فيما كان بين علي ومعاوية؟ فقال أبو عبد الله: ما أقول فيهم إلا الحُسنى. قال المروذي: وسمعت أبا عبد الله وذُكر له أصحاب رسول الله, فقال: رحمهم الله اجمعين, ومعاوية وعمرو وأبو موسى الأشعري والمغيرة كلهم وصفهم الله تعالى في كتابه فقال: (سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ). [ابن الجوزی, مناقب الإمام أحمد، ۲۲۱]

"سب صحابہ پر اللہ کی رحمت ہو معاویہ، عمرو بن عاص، ابو موسی الاشعری اور مغیرۃ ان سب کو اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اس وصف سے موصوف کیا کہ انکے ماتھوں پر سجدوں کی نشان ہیں جمیع اصحاب رسول پر رحمت کی دعا کی جائے چاہے وہ بڑے صحابہ ہوں یا درجات کے اعتبار سے دیگر صحابہ کے مقابلے میں درجے میں کم ہوں"

(مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص 221/223)

گستاخ صحابہ کی شرعی سزا

سَأَلته عَمَّن شتم رجلا من اصحاب النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم رَضِي الله عَنْهُم. فَقَالَ ابي ارى ان يضْرب

فَقلت لَهُ حد

فَقَالَ فَلم يقف على الْحَد الا انه قَالَ يضْرب وَقَالَ مَا أرَاهُ الا مُتَّهمًا على الاسلام سَمِعت ابي يَقُول

لَا يضُرب ا كثر من عشرَة الا فِي حد [أحمد بن حنبل، مسائل الإمام أحمد رواية ابنه عبد الله، صفحة ٤٣١]

عبداللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں میں نے اپنے والد احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ جو شخص صحابہ کو گالی دے اسکا کیا حکم ہے ؟؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں اسکو مارا جائے میں نے عرض کی کیا کوئی شرعی حد ہے ؟آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں اسکی حد پر مطلع نہیں ہو سکا البتہ مگر یہ کہ مارا تو جائے گا کیونکہ وہ اسلام پر تہمت لگا رہا ہے اسکو دس سے زیادہ کوڑے نہ مارے جائیں

(مسائل الامام احمد بن حنبل روایۃ ابنہ عبداللہ ص 431)

* اہل بیت کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا *

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اہلبیت و صحابہ سب سے محبت کرنے والے تھے اور دونوں کی شان کو خوب بیان فرمایا چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

في الخلافة أبو بكر وعمر وعثمان. فقلت: فعلي بن أبي طالب؟ قال: يا بني, علي بن أبي طالب من أهل بيتٍ لا يقاس بهم أحد. [ابن الجوزی, مناقب الإمام أحمد, ٢١٩]

"علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اھل بیت سے ہیں اور اھل بیت کی برابری کوئی نہیں کر سکتا ہے" (مناقب الامام احمد ص 219)

* امامت علی کا منکر گدھا ہے *

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

يقول: سمعت أحمد بن حنبل يقول: من لم يُثبت الإمامة لعلي, فهو أضل من حمار أهله.

[ابن الجوزی, مناقب الإمام أحمد, ٢٢٠]

"جو علی کی امامت منکر ہے وہ گدھے سے بڑھ کر ذلیل ہے" (مناقب الامام احمد ص 220)

فضائل کثرت سے علی رضی اللہ عنہ کے لیے ہیں

سمعت عبد الله بن أحمد بن حنبل يقول: سمعت أبي يقول: ما لأحدٍ من الصحابة من الفضائل بالأسانيد الصحاح مثل ما لعلي رضي الله عنه.

[ابن الجوزی, مناقب الإمام أحمد, ٢٢٠]

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اتنے کسی کے فضائل میں صحیح سند سے روایات نہیں جتنی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لیے ہیں" (مناقب الامام احمد بن حنبل ص 220)

صحابہ کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا ہے

اس امت کا سب سے افضل طبقہ اصحاب رسول رضی اللہ عنھم ہیں انکے برابر کوئی تابعی کوئی ولی حتی کے وقت کا غوث بھی انکے گرد راہ کو نہیں پہنچ سکتا ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمَرُّوذِيُّ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ: مُعَاوِيَةُ أَوْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟ فَقَالَ: «مُعَاوِيَةُ أَفْضَلُ، لَسْنَا نَقِيسُ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا» . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيَ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ»

[أبو بكر الخلال، السنة لأبي بكر بن الخلال، ٢/٤٣٤]

"ہم کسی کا بھی اصحاب رسول کے برابر نہیں قرار دے سکتے ہیں کیونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا زمانہ بہترین ہے پھر وہ زمانہ جو میرے زمانے کے بعد ہو گا۔

(السنۃ لابی بکر الخلال ج۲ ص ۴۳۴)

* سنی ہونے کی پہچان *

اہلسنت والجماعت تمام اصحاب رسول اہلبیت اطہار سے محبت کرتے ہیں انکی آپس کی جنگوں کے متعلق حسن ظن رکھتے ہیں اور ابوبکر صدیق کو تمام سے افضل جانتے ہیں یہی سنی ہونے کی علامت ہے چنانچہ امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

والكفُّ عما شَجر بين أصحاب رسول الله، وأفضلُ الناس بعدَ رسول الله أبو بكر وعُمر وعثمان وعَلي ابن عم رسول الله، والتَّرحم على جَميع أزواجِ رسول الله وأولاده وأصهاره رضوان الله عليهم أجمعين. فهذه السنة الزموها تَسلموا، أخذُوها بركة، وتَركها ضَلالة

[ابن الجوزی، مناقب الإمام أحمد، صفحة ۲۳۹]

"اصحاب رسول کے درمیان جنگوں کے متعلق خاموشی اختیار کرنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر الصدیق پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنھم کو افضل جاننا، تمام ازواج رسول انکی اولاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی رشتوں پر کلمات ترحم کہنا، یہ اہلسنت کی نشانی ہے اسکو مضبوطی پکڑو اسکو تسلیم کرو اسکو اختیار کرنے میں بھلائی ہے اور اسکو چھوڑنا گمراہی ہے"

(مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص 239)

* رافضی کون ہے *

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واضح ثابت روشن معروف حجت میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب کی خوبیوں کو بیان کیا جائے ان کے مابین جو معاملات پیش آئے اس سے کف لسان کیا جائے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو یا ان میں سے کسی ایک کو برا بھلا کہے وہ بدعتی رافضی ہے صحابہ کی محبت سنت ان کے لیے دعا عبادت ان کی پیروی ذریعہ اور ان کے طریقہ کار کو اختیار کرنا فضیلت ہے۔(طبقات الحنابلة ج1ص30)

صحابہ کرام میں سب سے افضل کون ہے

اہلسنت و جماعت کا سلفا خلفا یہ عقیدہ ہے کہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام سے افضل ہیں یہی نظریہ امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا بھی تھا چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حَدثنَا قَالَ سَمِعت ابي يَقُول السّنة فِي التَّفْضِيل الَّذِي يذهب اليه مَا روى عَن ابْن عمر يَقُول ابو بكر ثمَّ عمر ثمَّ عُثْمَان [أحمد بن حنبل، مسائل الإمام أحمد رواية ابنه عبد الله، صفحة ٤٤٠]

"مسئلہ افضلیت میں طریقہ وہی ہے جسکی طرف حدیث ابن عمر میں اشارہ ہے کہ پہلے ابوبکر پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہم"

(مسائل الامام احمد رواية ابنه عبدالله ص۴۴۰)

افضیلت شیخین کی تقدیم کا فتوی

احمد بن حنبل رحمة الله عليه افضیلت شیخین کی تقدیم کا فتوی دیتے تھے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

قال: أخبرنا محمد بن يونس السرخسي, قال: حدثنا محمد بن حميد الأندرابي, قال: قال أحمد بن حنبل:

صفة المؤمن من أهل السنة والجماعة من شهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له, وأن محمدًا عبده ورسوله, وأقر بجميع ما أتت به الأنبياء والرسل, وعقد قلبه على ما ظهر من لسانه, ولم يشك في إيمانه, ولم يكفر أحدًا من أهل التوحيد بذنبٍ, وأرجأ ما غاب عنه من الأمور إلى الله, وفوض أمره إلى الله, ولم يقطع بالذنوب العِصمة من عند الله, وعلم أن كل شيءٍ بقضاء الله وقدره الخير والشر جميعًا, ورجا لمحسن أمة محمد, وتخوف على مسيئهم, ولم ينزل أحدًا من أمة محمد الجنة بالإحسان, ولا النار بذنب اكتسبه, حتى يكون الله الذي يُنزل خلقه حيث يشاء, وعرف حقَّ السلف الذين اختارهم الله لصحبة نبيه صلى الله عليه وسلم, وقدّم أبا بكر وعمر, وعثمان, وعرف حقَّ علي بن أبي طالب, وطلحة, [ابن الجوزی، مناقب الإمام أحمد، صفحة ۲۲۲]

"ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنھم کو سب سے مقدم کرو اور علی بن ابي طالب رضی اللہ عنہ کا حق پہچانو" (مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص 222)

* افضلیت شیخین قطعی ہے *

اہلسنت کے نزدیک افضلیت شیخین کا عقیدہ قطعی ہے جو ظنی مانے وہ گمراہ ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أخبرنا محمد بن أبي منصور, قال: أنبأنا الحسن بن أحمد الفقيه, قال: حدثنا محمد بن أحمد الحافظ, قال:

حدثنا محمد بن مظفر, قال: حدثنا محمد بن محمد بن سليمان, قال: حدثنا محمد بن عوف, قال: سألت أحمد ابن حنبل: ما تقول في التفضيل؟ فقال: من فضّل عليّا على أبي بكر, فقد طعن على رسول الله, ومن قدم عليّا على عُمر, فقد طعن على رسول الله وعلى أبي بكر, ومن قدم عليّا على عثمان, فقد طعن على رسول الله وأبي بكر وعمر وعلى المهاجرين, ولا أحسب يصلح له عمل.

[ابن الجوزی، مناقب الإمام أحمد، صفحة ۲۱۸]

"جس نے حضرت علی کو ابوبکر پر مقدم کیا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا جس نے حضرت عمر پر مقدم کیا اس نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر الصدیق رضی الله عنه پر طعن کیا اور جس نے سیدنا عثمان پر مقدم کیا اس نے رسول اللہ ﷺ ابوبکر اور عمر اور تمام مھاجرین پر طعن کیا میں اسکے کسی عمل کو مقبول نہیں جانتا۔ (مناقب الامام احمد ص 218)

* تفضیلی گمراہ ہیں *

اہلسنت والجماعت سے ہٹ کر جنہوں نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ حضرت علی رضی الله عنه تمام صحابہ کرام سے افضل ہیں وہ قرآن وسنت کے منکر گمراہ ہیں چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمة الله عليه فرماتے ہیں:

وما أنكرته العلماء من أهل السنة فهو منكر، واحذروا البدع كلها، ولا عين تَطْرِف بعد النبي أفضل من أبي بكر، ولا بعد أبي بكر عين تطرف أفضل من عمر، ولا بعد عمر عين تطرف أفضل من عثمان

[ابن الجوزي، مناقب الإمام أحمد، صفحة ٢٢٨]

"جس کا علماء اہلسنت انکار کریں وہ چیز گمراہی ہے اور ایسی تمام بدعات سے بچو اس میں ذرہ بھی کوئی شک نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر سے افضل کوئی نہیں اور اس میں ذرہ بھر بھی کوئی شک نہیں کہ ابوبکر کے بعد عمر سے افضل کوئی نہیں نہ ہی اس میں کوئی شک ہے کہ عمر کے بعد عثمان سے کوئی افضل نہیں ہے جو اس میں شک کرے قرآن وسنت کا منکر ہے"

(مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص 228/226)

* مسئلہ افضلیت کا منکر رافضی ہے *

اہلسنت والجماعت کے نزدیک یہ بات طے شدہ ہے کہ حضرت علی کو ابوبکر سے افضل جاننا یہ رفض ہے اور یہ عقیدہ رافضیوں کا ہے ایسا شخص سنی نہیں ہوسکتا ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وأما الرافضة. فَقد أجمع من أدركنا من أهل العلم أنهم قالوا: إن عليًّا أَفضلُ من أبي بكر، وإن إسلام عليّ أَقدمُ من إِسلام أبي بكر، فمن زَعم أَن عليًّا أفضل من أبي بكر، فقد رَدَّ الكتاب والسنة

[ابن الجوزي، مناقب الإمام أحمد، صفحة ٢٢٦]

"یہ رافضیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ حضرت علی کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما پر افضلیت دیتے ہیں انکے اسلام کو ابوبکر کے اسلام پر مقدم کرتے ہیں جس نے یہ گمان کیا کہ حضرت علی حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہما سے افضل ہیں وہ قرآن وسنت کا منکر ہے"

(مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص 226)

٭٭ تفضیل شیخین کا منکر عنقریب رافضی ہو جاتا ہے ٭٭

رفض کی پہلی سیڑھی ہی مولی علی کو شیخین پر افضلیت دینا ہے جو شخص اس راہ پر چل پڑا وہ آج نہیں تو کل رفض کی اندھیر وادیوں میں اتر جائیگا چنانچہ امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ کو ابو بکر اور عمر پر افضلیت دیتا ہے تو امام احمد بن حنبل نے اس بات کا انکار کیا اور فرمایا مجھے خوف ہے کہ وہ رافضی ہو جائیگا۔

(السنۃ لابی بکر بن الخلال ج ۳ ص ۴۹۳)

٭ سب سے پہلے اسلام کون لایا ٭

سب سے پہلے اسلام کون لایا اس میں اگرچہ روایات مختلف ہیں مگر کثیر علماء کے نزدیک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلے اسلام لیکر آئے ہیں اس حوالے سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ومن زعم أن إسلام علي كان أقدم من إسلام أبي بكر فقد أخطأ. لأنه أسلم أبو بكر وهو يومئذ ابن خمس وثلاثين سنة، وعلي يومئذ ابن سبع سنين لم تجرِ عليه الأحكام والحدود والفرائض.

[ابن الجوزی، مناقب الإمام أحمد، صفحة ۲۲۷]

"جو یہ گمان کرتا ہے کہ حضرت علی کا اسلام ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنھما سے پہلے ہے تو وہ غلطی پر ہے جب ابوبکر اسلام لائے تو اس وقت 25 سال کے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو اس وقت سات سال کے تھے اس عمر میں تو ان پر کسی قسم کے حدود و فرائض لازم نہیں تھے۔ (مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص 228)

٭٭ مشاجرات صحابہ پر خاموشی اختیار کی جائے ٭٭

اہلسنت و الجماعت کے نزدیک مشاجرات صحابہ میں پڑنا حرام ہے اور اس کو لیکر ایک صحابی پر طعن کرنا رفض ہے اہلسنت ہمیشہ سے دونوں طرف سے اصحاب کا احترام کرتے ہیں اور انکے معاملات پر خاموشی اور انکے فضائل ہی بیان کرتے ہیں چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واحذروا الجدال مع أصحاب الأهواء، والكف عن مساوئ أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، والتَّحدُ بفضائلهم، والإمساك عما شَجر بينهم، ولا تشاور أهل البدع في دينك، ولا ترافقهم في سفرك؛ ولا نكاح إلا بوليّ وخاطب وشاهدي عَدل

[ابن الجوزی، مناقب الإمام أحمد، صفحة ۲۲۸]

"اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غلطیوں سے درگزر کیا جائے اور انکے فضائل ہی بیان کیے جائیں اور انکے آپسی جنگوں سے زبان کو روکا جائے"

(مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص 228)

"اصحاب رسول کی جنگوں سے زبان کو روکا جائے یہی اہلسنت ہونے کی علامت ہے اسکو تسلیم کرو اور اس پر عمل برکت ہے اور اسکا خلاف کرنا گمراہی ہے"

(مناقب الامام احمد ص 239)

من عقائد احمد حنبل رضی الله عنه عن معاویة بن سفیان رضی الله عنه

﴿فصل ثانی﴾

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرح صحابہ کے متعلق اپنے نظریات کو واضح کیا اس طرح سیدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما کی ذات اقدس کا کھل کر دفاع کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل الصحابۃ نامی کتاب میں جہاں دیگر اصحاب رسول کے فضائل جمع فرمائے وہاں خاص طرح پر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل پر الگ سے باب قائم کیا اور یہ ایسے افراد پر کاری ضرب ہے جو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل سے نا صرف منہ چڑھاتے ہیں بلکے ان کی شان میں مروی ہر حدیث کو بے دھڑک موضوع کہ دیتے ہیں ویسے انکی شان کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ صحابی ہیں۔

* سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں *

وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، أَنَّ مُهَنَّا حَدَّثَهُمْ قَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ: «لَهُ صُحْبَةٌ» . قُلْتُ: مِنْ أَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: «مَكِّيٌّ قَطَنَ الشَّامَ»

[أبو بكر الخلال، السنة لأبي بكر بن الخلال، ٢/٤٣٢]

حضرت مھنا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ صحابی ہیں میں نے پوچھا وہ کس جگہ سے ہیں آپ نے فرمایا مکی ہیں شام میں رہتے تھے۔

(السنۃ لابی بکر الخلال ج۲ص۴۳۲)

* سیدنا معاویہ خال المومنین ہیں *

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک خاص لقب خال المومنین ہے یعنی مومنین کا ماموں یہ لقب آپ کا سب محدثین کو مسلم ہے بعض بدبخت جو اسکا مذاق اڑاتے ہیں انکا کوئی اعتبار نہیں ہے چنانچہ:

أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ، وَزَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، أَنَّ أَبَا طَالِبٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ: أَقُولُ: مُعَاوِيَةُ خَالُ الْمُؤْمِنِينَ؟ وَابْنُ عُمَرَ خَالُ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، مُعَاوِيَةُ أَخُو أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحِمَهُمَا، وَابْنُ عُمَرَ أَخُو حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحِمَهُمَا، قُلْتُ: أَقُولُ: مُعَاوِيَةُ خَالُ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ

[أبو بكر الخلال، السنة لأبي بكر بن الخلال، ٢/٤٣٣]

حضرت ابوطالب فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ سے پوچھا کیا میں سیدنا معاویہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کو خال المومنین کہا کروں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جی ہاں معاویہ سیدہ ام حبیبہ کے بھائی ہیں اور سیدہ ام حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں اور سیدنا ابن عمر سیدہ حفصہ کے بھائی اور سیدہ ام حفصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں ابوطالب کہتے ہیں میں نے عرض کی یعنی میں خال المومنین کہا کروں آپ نے فرمایا جی ہاں۔

(السنۃ لابی بکر الخلال ج۲ص ۴۳۳)

* سیدنا معاویہ سب بعد میں آنے والے اولیاء امت سے افضل ہیں *

662 أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَسَّانَ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، قِيلَ لَهُ: هَلْ يُقَاسُ بِأَصْحَابِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ؟ قَالَ: «مَعَاذَ اللَّهِ»، قِيلَ: فَمُعَاوِيَةُ أَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟ قَالَ: «إِي لَعَمْرِي»، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي [أبو بكر الخلال، السنة لأبي بكر بن الخلال، ٢/٤٣٥]

امام ابوبکر المروذی فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ سیدنا معاویہ سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنھما سے افضل ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بالکل معاویہ افضل ہیں ہم اصحاب رسول پر کسی کو قیاس نہیں کرسکتے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر وہ میرے زمانے سے متّصل ہوگا۔

(السنۃ لا بی بکر بن الخلال ۲ ص ۴۳۴)

* امام احمد بن حنبل کا تاریخی فتوی *

659 أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هَارُونَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَنَّ أَبَا الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ قَالَ: وَجَّهْنَا رُقْعَةً إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ: مَا تَقُولُ رَحِمَكَ اللَّهُ فِيمَنْ قَالَ: لَا أَقُولُ إِنَّ مُعَاوِيَةَ كَاتِبُ الْوَحْيِ، وَلَا أَقُولُ إِنَّهُ خَالُ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّهُ أَخَذَهَا بِالسَّيْفِ غَصْبًا؟ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هَذَا قَوْلُ سَوْءٍ رَدِيءٌ، يُجَانَبُونَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ، وَلَا يُجَالَسُونَ، وَنُبَيِّنُ أَمْرَهُمْ لِلنَّاسِ [أبو بكر الخلال، السنة لأبي بكر بن الخلال، ٢/٤٣٤]

ایک سوال امام اہلسنہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھیجا جو کچھ یوں تھا کیا فرماتے ہیں آپ اس بارے میں کہ ایک شخص کہتا ہے میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی نہیں مانتا نہ ہی ان کو خال المومنین (مومنوں کا ماموں) مانتا ہوں کیونکہ انہوں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف تلوار اٹھائی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فتوی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "ایسا کہنا انتہائی برا ہے ایسوں

لوگوں کے پاس بیٹھنا ناجائز ہے ایسوں سے بچ کر رہنا واجب ہے اور ایسے لوگوں کے گھٹیا عقائد لوگوں پر اشکار کرنا ہم پر ضروری ہیں" (السنۃ لابی بکر بن الخلال ۲/۴۳۴، دار الرایۃ الریاض)

گستاخان معاویہ کا بائیکاٹ کرو دوسرا فتوی

658 أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمَرُّوذِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ هَارُونَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: جَاءَنِي كِتَابٌ مِنَ الرَّقَّةِ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا: لَا نَقُولُ: مُعَاوِيَةُ خَالُ الْمُؤْمِنِينَ، فَغَضِبَ وَقَالَ: «مَا اعْتِرَاضُهُمْ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ، يُجْفَوْنَ حَتَّى يَتُوبُوا [أبو بكر الخلال، السنة لأبي بكر بن الخلال، ٢/٤٣٤]

ھارون بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے کہا کہ ایک میرے پاس چھٹی آئی ہے اس میں لکھا ہے کہ ہم سیدنا معاویہ کو خال المومنین نہیں مانتے ہیں اس پر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ غصہ ہوگئے اور فرمایا ایسے کون لوگ ہیں جو اس جگہ یہ اعتراض کرتے ہیں انکا بائیکاٹ کرو یہاں تک کہ وہ توبہ کرلیں۔ (السنۃ لابی بکر بن الخلال ج۲ص۴۳۴)

حرف آخر

ہم نے اختصار کے ساتھ ہماری نظر سے جتنے عقائد گزرے اسکو جمع کرنے کی کوشش کی ہے خاص امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے عقائد اس وجہ سے جمع کیے کیونکہ مجتھد مطلق ہونے کے ساتھ انکی تصریحات بہت واضح ہیں زندگی نے ساتھ دیا تو بقیہ ائمہ ثلاثہ کے عقائد کو بھی جمع کیا جائے گا اللہ کرے اس تحریر سے وہ لوگ ہدایت حاصل کریں جو اصحاب رسول کے متعلق غلط فہمی کا شکار ہیں یقینا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی ذات سب پر حجت ہے۔

طالب دعا: وقار رضا القادری غفر لہ

20 مئی 2020

ہماری اردو کتابیں:

(1) بہار تحریر-عبد مصطفی آفیشل

علمی تحقیقی اور اصلاحی تحریروں پر مشتمل ایک گلدستہ جس کے اب تک چودہ حصے شائع ہو چکے ہیں۔ ہر حصے میں پچیس تحریریں ہیں جو مختلف موضوعات پر ہیں۔

(2) اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا جائز نہیں ہے۔

(3) اذان بلال اور سورج کا نکلنا-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں حضرت بلال کے اذان نہ دینے پر سورج نہ نکلنے کا ذکر ہے۔

(4) عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی احباب کے مضامین شامل کیے گئے ہیں جو عشق مجازی کے تعلق سے ہیں، عشق مجازی کے مختلف پہلوؤں پر یہ ایک حسین سنگم ہے۔

(5) گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!-عبد مصطفی آفیشل

اس مختصر سے رسالے میں گانے بجانے کی مذمت پر کلام کیا گیا ہے اور گانوں کے کفریہ اشعار بیان کئے گئے ہیں جسے پڑھ کر کئی لوگوں نے گانے بجانے سے توبہ کی ہے۔

(6) شب معراج غوث پاک-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک مشہور واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے جس میں حضرت غوث اعظم کی شب معراج ہمارے نبی علیہ السلام سے ملنے کا ذکر ہے۔

(7) شب معراج نعلین عرش پر-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں معراج کی شب حضور نبی کریم علیہ السلام کا نعلین پہن کر عرش پر جانے کا ذکر ہے۔

(8) حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں حضرت اویس قرنی کے اپنے دندان شہید کردینے والے واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے اور ساتھ یہ بھی کہ اللہ کے آخری رسول علیہ السلام کے دندان شہید ہوئے تھے یا نہیں اور ہوئے تو اس کی کیفیت کیا تھی اور کئی تحقیقی نکات شامل بیان ہیں۔

(9)ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت۔عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مجموعہ ہے ان فتاوی کا جو حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمہ نے ڈاکٹر طاہر القادری کے لیے لکھے ہیں، یہ فتاوی ڈاکٹر طاہر القادری کی گمراہی ثابت کرتے ہیں۔

(10)مقرر کیسا ہو؟۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ تقریر کرنے کا اہل کون ہے، یہ کس کے لیے جائز ہے اور ایک مقرر کے اندر کون سی باتیں ہونی چاہییں۔

(11)غیر صحابہ میں ترضی۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کے علاوہ بھی ترضی (یعنی رضی اللہ تعالی عنہ) کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(12)اختلاف اختلاف اختلاف۔عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں موجود فروعی اختلافات کے حوالے سے ہے، اس میں اس بات کا بیان ہے کہ جب کبھی علمائے اہل سنت کے مابین کوئی مسئلہ اختلافی ہو جائے تو اس میں کیسی روش اختیار کی جانی چاہیے۔

(13)چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ۔عبد مصطفی آفیشل

واقعات کربلا کے حوالے سے اہل سنت میں بے شمار واقعات ایسے آ گئے ہیں جو شیعوں کی پیداوار ہیں، اس رسالے میں ہم نے چند واقعات کی تحقیق پیش کی ہے جو کہ اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے، اس تحقیقی رسالے میں کئی علمی نکات مرقوم ہیں۔

(14)بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)۔کنیز اختر

عورتوں کی زندگی میں پیدائش سے لے کر نکاح اور پھر بعدہ کے معاملات کی اصلاح کے لیے اس رسالے کو ایک الگ انداز میں لکھا گیا ہے۔

(15)سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)۔عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں جنسی تعلقات اور اس حوالے سے جدید مسائل پر یہ رسالہ بڑے ہی عام فہم انداز میں لکھا گیا ہے اور آسان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ رسالہ دلائل سے بھی مزین ہے۔

(16) حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق-عبد مصطفی آفیشل

حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق مشہور واقعات کی تحقیق پر یہ رسالہ لکھا گیا ہے، کئی حوالوں سے اصل روایات اور ان کی کیفیت کو انبیا کی عظمت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔

(17) عورت کا جنازہ-جناب غزل صاحبہ

عورت کے جنازے کو کون کون دیکھ سکتا ہے؟ کون کون کندھا دے سکتا ہے؟ کیا شوہر کندھا نہیں دے سکتا؟ اور ایسے کئی سوالات کے جوابات آپ کو اس رسالے میں ملیں گے۔

(18) ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی-عبد مصطفی آفیشل

ایک عاشق کی بڑی دل چسپ کہانی ہے جس میں مزاح ہے، تفریح ہے، سبق ہے اور عبرت ہے۔ اس واقعے کو علامہ ابن جوزی کی کتاب ذم الھوی سے لیا گیا ہے۔

(19) آئیے نماز سیکھیں-عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں نماز پڑھنے اور اس سے متعلق زیادہ سے زیادہ مسائل کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اصطلاحات کو آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے، اس کے اگلے حصوں پر بھی کام جاری ہے۔

(20) قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں اس بات کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ماں کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا یا باپ کے نام سے

(21) محرم میں نکاح-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں بیان کیا گیا ہے کہ ماہ محرم الحرام میں بھی نکاح جائز ہے اور اسے ناجائز کہنا بالکل غلط ہے، محرم میں غم منانا یہ کوئی اسلامی رسم نہیں اور چاہے گھر بنانا ہو یا مچھلی، انڈہ اور گوشت وغیرہ کھانا سب محرم میں جائز ہیں۔

(22) روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں مشہور روایتوں کی تحقیق پر مشتمل ہے، اس میں روایتوں کی تحقیق بیان کی گئی ہے۔ صحیح روایتوں کی صحت پر اور باطل روایتوں کے موضوع و بے اصل ہونے پر دلائل پیش کیے گئے ہیں، اس کے اور بھی حصوں پر کام

جاری ہے۔

(23) روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)۔عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا دوسرا حصہ ہے، اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(24) بریک اپ کے بعد کیا کریں؟۔عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ ان نوجوانوں کے لیے لکھا گیا ہے جو عشق مجازی میں دھوکا کھا کر اپنی زندگی کے سفر کو جاری رکھنے کے لیے راہ تلاش کر رہے ہیں۔

(25) ایک نکاح ایسا بھی۔عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سچی کہانی ہے، ایک نکاح کی کہانی، اس میں جہاں اسلامی طریقے سے نکاح کو بیان کیا گیا ہے وہیں اس پر عمل کی کوشش بھی کی گئی ہے، ہے تو یہ ایک کہانی پر اس میں آپ تحقیقی نکات بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

(26) کافر سے سود۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ ایک کافر اور مسلمان کے درمیان سود کی کیا صورتیں ہیں؟ اور ساتھ ہی لون، بینک اور ڈاک سے ملنے والے منافع پر علماے اہل سنت کی تحقیق بھی شامل رسالہ ہے۔

(27) میں خان تو انصاری۔عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں قوم، ذات اور برادری وغیرہ کی اصل پر یہ ایک تحقیقی کتاب ہے، اس مساوات کو قائم کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، کفو کے مسئلے پر تحقیقی مواد بھی شامل کتاب ہے۔

(28) روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)۔عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا تیسرا حصہ ہے، اس کے دو حصوں کا ذکر ہم کر آئے ہیں، اس کے چوتھے حصے پر کام جاری ہے۔

(29) جرمانہ۔عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مالی جرمانے کے متعلق لکھا گیا ہے۔ مالی جرمانہ فقہ حنفی میں جائز نہیں ہے اور اسے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

(30) لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟۔عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اولیا کی ایک خاص حالت کے بیان میں ہے جسے "سکر" اور "شطحیات" وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس تعلق سے اہل سنت کے معتدل موقف کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ان کے لیے دعوت فکر ہے جو افراط و تفریط کے شکار ہیں۔

(31) تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام-عرفان برکاتی

یہ اعلی حضرت، امام احمد رضا بریلوی کی کتاب شمول الاسلام پر تخریج ہے۔

(32) اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)-عرفان برکاتی

اس کتاب میں اصلاح معاشرہ کے لیے احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اصلاح معاشرہ کے حوالے سے یہ ایک اچھی کتاب ہے۔

(33) کلام عبید رضا-عبد مصطفی آفیشل

یہ الحاج اویس رضا قادری پاکستانی کے کلام کا مجموعہ ہے۔

(34) مسائل شریعت (جلد 1)-سید محمد سکندر وارثی

اس کتاب میں تقریباً سات سو سوال جواب ہیں۔ روز مرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کثرت سے موجود ہیں۔ فقہ حنفی کی روشنی میں مسائل کو بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

(35) اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا- مولانا حسن نوری گونڈوی

یہ مختصر سا رسالہ ایک اہم پیغام پر مشتمل ہے کہ علما و عوام سب کو چاہیے کہ لاعلمی کا اعتراف کرنے کی عادت ڈالیں اور جہاں علم نہ ہو وہاں تکلف کر کے جواب نہ دیتے ہوئے کہ دیا جائے کہ میں نہیں جانتا۔

(36) سفر نامہ بلاد خمسہ -عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سفر نامہ ہے، ہندستان کے پانچ بلاد کے سفر کے احوال پر مشتمل ہے۔ اس کے مطالعے سے جہاں آپ پانچ بلاد کے متعلق معلومات حاصل کریں گے وہیں کئی علمی نکات بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

(37) منصور حلاج۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ مختصر سا رسالہ حضرت منصور حلاج رحمہ اللہ کے حالات پر ہے جس میں علمائے اہل سنت کی تحقیق کو بیان کیا گیا ہے اور حضرت منصور حلاج کے بارے میں رکھے جانے والے نظریات کو پیش کر کے جائزہ لیا گیا ہے۔

ABOUT US

Abde Mustafa Official is a team from **Ahle Sunnat Wa Jama'at** working since 2014 on the Aim to propagate **Quraan and Sunnah** through electronic and print media.

We are :

blogging, publishing books and pamphlets in multiple languages on various topics, running a special matrimonial service for Sunni Muslims.

Visit our official website :

www.abdemustafa.in

about thousands of articles & 200+ pamphlets and books are available in multiple languages.

E Nikah Matrimony

if you are searching a Sunni life partner then **E Nikah** is a right platform for you.

Visit **www.enikah.in**

Or join our Telegram Channel

t.me/enikah (search "E Nikah Service" in Telegram)

Follow us on Social Media Networks :

/abdemustafaofficial

For more details WhatsApp **+91 91025 20764**

OUR BRANDS :

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

enikah E NIKAH MATRIMONY SERVICE

BOOKS ROMAN BOOKS

NIKAH AGAIN SERVICE

AMO

powered by Abde Mustafa Official